بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷ | شیخ یعقوب علی ایڈیٹر

نمبر ۲۱ | قادیان دارالامان ۱۰ اگست ۱۸۹۹ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ | جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر

قربان تیرے اے ہمارے مجدد

اس اختلاف کا قضیہ بھی چکا دیا۔ تصویر کی

بحث لفظ پرستوں معنی ناشناسوں مین دیر سے

چلی آتی تھی خلیفۃ اللہ نے جو مصداق

مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ہے اپنے عمل سے

اس راہ کو صاف کر دیا۔

حضرت اقدس امام علیہ السلام کی تین تصویرین

ہیں ایک لسٹ (نصف قد) اور ایک

پورے قد کی اور ایک گروپ

ہین۔ قیمت ذیل مین درج ہے

درخواستین مشتہر کے نام جلد آنی

چاہئین۔ درخواست کی تعمیل نقد

قیمت پر یا وی پی کے ذریعہ سے ہوگی

المشتہر

معراج الدین عمر ٹھیکیدار لنگے منڈی لاہور

تصاویر حضرت اقدس ع

ہول پلیٹ	لسٹ	[illegible]
ہول پلیٹ	پوری	[illegible]
کیبنٹ سائز	لسٹ	[illegible]
گروپ	–	[illegible]

جس تصویر کی پشت پر مشتہر کے دستخط نہ ہون وہ مال مسروقہ تصور ہوگا۔

مولوی عبد الکریم صاحب کی خط معمولی ڈاک مین سے ایک دوست کے نام

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا خط مجھے ملا۔ درد دل سے دعا کی گئی حضرت اقدس کی خدمت مین مفصل عرض کیا گیا حضور ممدوح نے پختہ وعدہ فرمایا اگر کوئی دنیا کے کسی قانون پر کسی وعدہ پر کسی عہد پر وثوق کر سکتا ہے تو ہمین اپنے خدا کے لاتبدیل کلام اسکے استمراری سنتوں پر اُس سے زیادہ قوی اطمینان ہے اور وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ اور پھر فرماتا ہے وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ تو پھر ضرورت اس امر کی ہے کہ اللہ تعالٰے کا مخلص و محسن اور متقی بندہ بنے لوگ کسقدر بھوکے پیاسے اس امر کے ہوتے ہین کہ کوئی مجرب نسخہ اُنھین ملے بڑے بڑے ملکی مدبر گذشتہ تواریخ کو پڑھکر اور پھر یکسان واقعات مجربہ کو دیکھکر ایک استقرائی نتیجہ نکال لیتے ہین اور پھر اسکو دستور العمل بنانے والے خوش ہو جاتے ہین حالانکہ وہ نتائج علی الغالب صحیح ہوتے ہین اور نہان درنہان اسباب

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب

کا

ایک ضروری خط

برادرم منشی تاج الدین صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرسوں شام کے وقت ایک میرے مکرم معظم دوست نے برسر مجلس ذکر فرمایا جسکا خلاصہ یہ تھا "منشی تاجدین صاحب نے" ارقام فرمایا ہے ڈپٹی فتح علی شاہ صاحب نے مجھے دریافت کیا ہے کہ کیوں ابتک منشی الٰہی بخش صاحب نے اپنے الہامات دربارہ حضرت مرزا صاحب شائع نہیں فرمائے۔ ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ نور الدین نے کیا یعنی اس راقم خاکسار نے منشی جی کو بمنت وسماجت خط لکھا ہے کہ منشی صاحب ایسے الہامات کے شائع کرنے سے باز رہیں اس لئے منشی صاحب نے اشاعت الہامات مخالفہ مرزا صاحب سے اعراض کیا"

برادرم! اس کلام کے سننے سے مجھے تعجب اور حیرت ہوئی۔ اور میں عام اہل اسلام کی حالت پر دیر تک افسوس کرتا رہا۔ تعجب اسلئے کہ ایک ملہم من اللہ جسکو الہام الٰہی سے ثابت ہو گیا کہ فلاں شخص اللہ ورسول کا مخالف ہے تو اس مخالف اللہ ورسول کا پردہ فاش کرنیکے لئے ہمہ تن متوجہ ہونا چاہیئے تھا کسی کے روکنے سے وہ کیونکر رک سکتا تھا۔

۲ جب منشی الٰہی بخش صاحب کو ثابت ہو چکا کہ مرزا صاحب کے الہامات نعوذ باللہ شیطانی ہیں اور غلط ہوتے ہیں اور انکو پختہ طور پر معلوم ہے کہ نور الدین مرزا جی کا دل سے جان سے مال سے اور عزت وآبرو سے فدائی ہے اور پورا معتقد ہے تو مرزا کے ایسے معتقد کے خط بخلاف الہامات الٰہیہ کیوں متبع ہوئے۔ ۳ نص صریح ہے کہ مامور من اللہ مداہن لوگوں کے کہنے پر نہیں چلا کرتے تو اگر نور الدین نے مداہنت چاہی تھی تو منشی الٰہی بخش صاحب پر واجب تھا کہ نور الدین کا وہ خط جسمیں اس نے منشی جی کو روکا ہے الہامات کے ساتھ شائع کر دیتے تو کہ حسب منشا منشی صاحب مرزا جی کے ساتھ مرزا کی ایک مرید کی بھی پردہ دری ہو جاتی اور اس سے عام لوگ نتیجہ نکالتے کہ یہ جماعت کیسی مکار ہے

۴ اگر وہ الہامات منشی جی کے منجانب اللہ ہوتے تو وہ کسی کے کہنے سے انکی اشاعت سے کیوں رک سکتے کیا انکو خبر نہیں۔ بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ کس کتاب کا حکم ہے کیا ان کو خبر نہیں کہ ودوا لو تدھن فیدھنون کون کہتا ہے ۵ مرزا صاحب نے منشی جی کو براہ راست خطوط لکھکر تحریک کی پس اس تحریک کے مقابل نور الدین کا پرائیویٹ خط کیوں زیادہ مؤثر ہوا۔ ۶ مرزا صاحب اپنی الہامات اپنی تحقیقات کی اشاعت میں کیسے دلیر ہیں ان کے مخالفوں کو چاہیئے تھا کہ مرزا صاحب سے زیادہ دلیر ہوتے۔ کیوں؟ وہ لوگ اپنے گمان کیا یقین میں راستباز اور مرزا صاحب نعوذ باللہ مفتری ہیں ۷ منشی صاحب نے وعدہ کا ایفا ر کیا۔ اور نور الدین کے کہنے سے ان العھد کان مسئولا سے کیوں بے پروائی کی ۸ ڈپٹی صاحب اول سید اہلبیت ودوم دنیا میں معزز عہدہ پر ممتاز میرا دل نہیں پسند کرتا کہ میں مان لوں ایسا بڑا آدمی جھوٹھ بولتا ہو۔ جھوٹھ بولنا بڑے ہی کمینوں کا کام ہے جھوٹا ذلیل ہوتا ہے پس مجھے حیرت ہے کہ یہ غیر واقعہ کلمات کہاں سے نکلے ۹ میرے نزدیک مامور من اللہ اور دوسروں میں یہ بھی ایک فرق ہے کہ مامور من اللہ ہمت نہیں ہارتے۔ تھکتے نہیں۔ ڈرتے نہیں۔ گھبراتے نہیں مشکلات کیوقت دلیر ہوتے ہیں آخر کامیاب ہوتے ہیں۔ دیکھو مرزا صاحب نے مخالفوں کے مقابلہ میں کیسے کیسے کام کئے ہیں۔ کیا ہمت ہار گئے نہیں! تھکا؟ نہیں! ڈرا ہے؟ نہیں کیا دلیر نہیں ہوا؟ کیا کامیاب نہیں ہوا؟ سوچو!!! ۱۰ وتلک عشرۃ کاملۃ۔

اگر منشی صاحب اپنے الہامات اور پیش از وقت اپنی پیشگوئیاں شائع کرتے تو انکو پتہ لگ جاتا کہ ان پیشگوئیوں کی اشاعت میں کیا کیا مشکلات آتی ہیں اور پھر انکو یہ بھی پتہ لگ جاتا کہ جو جو اعتراض انھوں نے مرزا جی پر کئے ہیں کیا وقعت رکھتے ہیں۔ مثلا مرزا جی کے وعدے پر۔ براہین احمدیہ کی اشاعت پر کیوں التوا میں (حالانکہ مخالفوں کے لئے بار بار اشتہار دئے گئے کہ وہ براہین کا روپیہ واپس لے لیں۔ اور روپیہ دیا بھی گیا) مثلا آتھم کی پیشگوئی کہ آیا شرط پوری ہوئی کہ جیسے الہام میں مشروط تھی یا نہ ہوئی۔ مثلا بشیر احمد کے متعلق کہ وہ موعود فرزند ہے حالانکہ وہ موعود حسب الہامات بحمد اللہ موجود ہیں۔ مثلاً انکا خیال کہ مسجد کا روپیہ مسجد پر خرچ ہوا یا نہیں۔ یا معرض التواء میں ہے وغیرہ وغیرہ۔ ابتک تو منشی صاحب اپنے گھر میں خاص خاص احباب کے سامنے بیان فرماتے ہیں اور ان کے احباب بھی فرماتے ہیں کہ ان کی پیشگوئیاں بہ نسبت مرزا جی کے بہت مصفی اور صحیح ہیں مگر جب معاملہ پبلک میں عام طور پر مرزا جی کیطرح پیش ہو تب ظاہر ہو جاویگا کہ مامور من اللہ کون ہے؟ عند الامتحان یکرم الرجل او یہان

برادرم یاد رکھو جو باتیں الہامی طور ثابت ہوں انہیں اعلیٰ وہی ہیں جو لکھی ہوئی ہم دیکھیں۔ قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے ام عندھم الغیب فھم یکتبون نبی کریم کے مخالفوں پر بھی الزام قائم ہوا ہے کہ اگر ان کے پاس غیب ہے تو اسے لکھا ہوا پیش کریں۔ میرے بھائی آخر میں آپکو بڑے زور اور جوش سے نصیحت کرتا ہوں کہ آپ کامل استقلال کامل بردباری کامل حوصلہ اعلیٰ ہمت سے کام لیکر اسوقت ڈپٹی صاحب سے دریافت فرماتے کہ لیس الخبر کالمعاینۃ۔ ہمیں وہ خط نور الدین کا دکھایئے آپ ڈپٹی صاحب اگرچہ راستباز ہیں مگر راستی کا ثبوت دینا راستبازی کے مخالف نہیں۔ مولیٰ کریم بھی سچا مولیٰ کا رسول بھی سچا۔ مگر پھر بھی دونوں نے اپنی صداقت کے ثبوت دئے ہیں۔ پس آپ راستباز سہی ہمیں راستبازی کے ثبوت سے محروم نہ فرماویں۔ بہر حال اب پھر کوشش کریں شاید اسی ذرہ سی بات میں حق ظاہر ہو جاوے کہ ڈپٹی صاحب اور انکو منشی صاحب کو یہ خبر دینے والا کیسا راستباز ہے ہمیں تو ایسی خبریں ترقیات کا موجب ہیں اور انشاء اللہ بہتوں کیلئے ترقیات کا باعث ہونگی۔ اب آپ ہمت بلند سے کام لیں اور اس خط کو نکلوائیں جسمیں نور الدین نے خوشامد کر کے منشی جی کو روکا ہے۔ میرے بھائی میں دلیری سے عرض کرتا ہوں کہ میری تحریریں بچپن سے لیکر آجتک کبھی بھی ایسی نہیں جنکی اشاعت سے مجھے کسی نوع کا خطرہ ہو۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَھٰذِہٖ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیَّ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ؁

۴ اگست ۱۸۹۹ء

کی وجہ سے کبھی خطا بھی کر جاتے ہین مگر ایک استقرائی تجربہ اور مجرب نسخہ ہم مسلمانون کے پاس ایسا موجود ہے کہ جو لا معلوم وقتون سے برتا جا رہا ہے اور کبھی نتیجہ حقہ دینے سے خطا نہین کی **آدم** سے ہمارے سید الاصفیا اسوۃ الاتقیا صلے اللہ علیہ وسلم اور پھر ہمارے حضرت **مسیح** علیہ السلام تک تمام **منعم علیھم** کی اسپر مہر ہے اور وہ یہی ہے کہ خدا کی ساری نصرتین اور تائیدین صفت تقوی سے متصف ہونے پر موقوف ہین خدا کی گورنمنٹ ممیز گورنمنٹ ہے اگر ایک انسان دوست دشمن اور نیک وبد سے یکسان معاملہ نہین کرتا تو علیم حکیم کی کب شان ہے کہ ایسا کرے کتاب مجید مین فرماتا ہے **ام نجعل المتقین کالفجار** - کیا ہم فاجرون اور متقیون سے یکسان معاملہ کرین گے ؟ ہرگز نہین تو سب ضروری امر یہی ہے کہ انسان متقی بننے کی کوشش کرے اور راتدن استغفار کے حصن حصین مین پناہ ڈھونڈتا رہے نامرادی وہ جو عورت کے پیٹ سے نکل کر ایک لحظہ بھر کے لیے بھی استغفار سے غافل ہوتا ہے آہ ! ایسے جنگل مین کہ لا انتہا چیتے اور بھیڑیے چارون طرف سے گھات کو لپک رہے ہین کیونکر ایک شخص مزہ سے سو سکتا ہے -

آپ ہرگز قناعت نہ کرین جب تک دعا مین سرور اور ذوق پیدا نہ ہو جاوے اور کوشش کرین کہ نماز مین رکوع سجود کے اندر بعد مسنونانہ تسبیحات کے اپنی بولی مین لمبی لمبی دعائین آمرزش گناہان کے لیے کی جاوین اور جب تک دل بول نہ اٹھے کہ آسمان کو اب میری آوازین چڑھنے لگ گئی ہین کسی اور حالت پر بس کرنا مومنانہ جوانمردی سے بعید سمجھنا چاہیے یہی حالت ہے جسمین انسان **ادعونی استجب لکم** کی صحیح کیفیت سمجھنے لگتا ہے اور یہی وہ نقطہ ہے جہان پہنچکر اس کی آواز جناب ایزدی مین مسموع ہوتی ہے اور قبولیت کی لذیذ بشارتین اسے ملتی ہین بہت لوگ گھبرا گھبرا کر پوچھتے ہین کہ دعا کیونکر مقبول ہو - اور پھر کہتے ہین کہ اتنے روز دعا مانگی کوئی اثر ظاہر نہین ہوا - کم حوصلہ مضطرب فطرت جلد اکتا جاتے اور سررشتہ صبر ہاتھ سے دے بیٹھتے ہین ظاہری معالجات مین بھی ایسا ہی کرتے ہین - دو روز ایک طبیب کا نسخہ برتا پھر اکتا گئے اور دوسرے کیطرف رجوع کیا اور پھر اس سے بھی ہٹ گئے یہ راہ حسن ظن اور استقامت چاہتی ہے کبھی خائب وخاسر نہین ہوا وہ جسنے یہ دو بدرقے ساتھ لئے

آپ بھی سچی توبہ کے ساتھ اس عمل پر مواظبت فرماوین - مین بھی انشاء اللہ دعا کرونگا اور حضرت **روح اللہ علیہ السلام** سے بھی کراؤن گا اور عادت مالوفہ سے ذرا جلدی اپنے حالات سے مطلع فرمایا کرین -

اگرچہ یہ ابتلا آپ کو تو تلخ ہی معلوم ہوتے ہون گے مگر مین تو آپ کے حق مین انھین مبارک اور ایمانی ترقی کا موجب دیکھتا ہون مین آپ کے حالات مین دیکھ رہا ہون کہ ان مخالفتون کی وجہ سے آپ ایک پختہ مسلمان بنگئے ہین اور اغیار سے شدید نفرت روح مین پیدا ہو گئی ہے - برادرم یہی گر ہے جس سے ایمان کامل حاصل ہوتا ہے خدا کہتا ہے -

ومن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی

جب تک ابتلا کے کورہ مین انسان ڈالا نہ جائے کندن نہین ہو سکتا بڑے بدنصیب ہین وہ جو ہر وقت آرام اور چین مانگتے ہین کہ یہ ابرار واخیار کی زندگی کی شان نہین ہمیشہ فسق وفجور نے انہی بستیون مین راہ پائی ہے جہان سے ابتلا وفتن رخصت ہوے اور آسودگی اور آرام نے جگہ لی خدا کی کتاب کہتی ہے **واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرناھا تدمیرا** تمام انبیا اور صلحا کی سوانح پڑھکر دیکھ لین یہ لوگ سدا بے آرامی کے طالب رہے ہین - یہ لوگ دیوانے تو نہین ہوتے کہ تن پروری اور تن آسانی کو چھوڑ کر دروازہ دروازہ سے دھکے کھاتے پھرتے ہین اور جنکی خیر خواہی کرتے ہین ان سے کیا کیا سنتے ہین آخر اس بے آرامی مین ہی کیا جوان سب تلخیون کو گوارا کرا دیتا ہے ان کی اس استقامت وہمت کو دیکھکر تو دنیا پرست تن آسانیون کے مبتلا انھین مجنون کہہ اٹھتے ہین آخری زمانہ مین اس برگزیدہ گروہ کا ایک کامل انسان جو ہم مین موجود ہے اسی لہجہ سے کہتا ہے - ؎

ہمہ در دورایں عالم امان وعافیت خواہند
چہ افتاد این سرما را کہ میخواہد مصیبت ہا

مینے بارہا اپنے محبوب مرشد سید الاولیا **عیسی موعود علیہ السلام** کی زبان مبارک سے سنا ہے آپ فرماتے ہین ہم اسپر قادر ہین کہ ایسی تقریرین کرین اور ایسی تحریرین شائع کرین کہ لوگون کی مصطلح صلح کل کے ڈھانچہ مین ڈھلی ہوئی ہون اور سب قومین علی اختلاف المشارب خوش ہو جاوین اور حکام درعایا مین سے کسیکو بھی کبھی ان پر نکتہ چینی کا موقع نہ مل سکے مگر اس جنبیں دنیا کو خوش کر کے اپنے خدا کی دھتکار کی طاقت ہم کہان رکھ سکتے ہین -

اس نکتہ کیطرف اشارہ کرتی ہے یہ حدیث جو سید اہل الاصطفا مصطفے علیہ الصلواۃ والتسلیمات سے مروی ہے کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کے رستہ مین مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن پھر زندہ کیا جاؤن - الخ - مین خود اس راہ مین صاحب تجربہ ہون حزن واندوہ کی گھڑیون مین جب کہ ہمجنسون کے ہاتھون سے سخت ستایا گیا ہون اور ان کی زبان سے ناگفتنی باتین سنین جنکی زبان میری مدح کرتے کرتے سوکھ سوکھ جاتی تھی تو ایسے اوقات مین تضرع وخشوع وابتہال کی سیڑھی کے ذریعہ بڑی آسانی سے جناب الہی مین پہنچ گیا ہون مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ وہ ذوق وسرور کسی شادی مین نہین دیکھتا جو ایسے وقت مین دعا مین حاصل ہوتا ہے اور بسا اوقات طبیعت اگر کچھ روز ابتلا دور ہو جائے تو پریشان اور روکھی سوکھی ہو جاتی ہے مینے ہمیشہ ایسے حال مین محسوس کیا ہے کہ اب دعا قبول ہو گئی اور رویا اور کشف کے ذریعہ مجھے استجابت دعا کی اطلاع بھی دیگئی آپ پر یقینا خدا کی رحمت ہے کہ آپ کو بدسگال منصوبہ سازون

کے نرغہ مین پھنسا دیا ہے اس لئے نہین کہ وہ موذی آپ پر مسلط ہو جاوین اور آپ کو ہلاک کر ڈالین بلکہ اس لئے کہ آپ کا ایمان قوی ہو اور زمین سے تنگ ہو کر آسمان کی طرف دیکھنے کی عادت آپ ہو جاوے آخر مین مجبور ہون کہ ایک دو باتین آپ کو اور سنا دون۔ مین دیکھتا ہون کہ آپ باوجود معرفت کے حضرت ید اللہ کے ہاتھ مین ہاتھ دینے سے پہلو تہی کر رہے ہین کوئی عذر ہو وہ یہی ضعف ہے جو خدا تعالے پر کامل بھروسہ نہ ہونے سے پیدا ہوتا ہے کیا دنیا کا خوف ہے۔ مین آپ کی نسبت ایسا گمان نہین کر سکتا اس لئے کہ یہ کمزوری پست فطرت مخنث طبع لوگون کا خاصہ ہے اور کوئی روحانی تردد ہے اسکی تردید تو آپ پہلے خط مین کر چکے اور وعدہ کر چکے ہین کہ اب بیعت کی راہ مین کوئی روک نہین رہی وقت چونکہ نازک ہے اور زندگی کا اعتبار نہین سر دست خط ہی کے ذریعہ سے بیعت کر لین ملاقات پر پھر دیکھا جاویگا۔ میری بڑی آرزو ہے کہ اس سدرۃ المنتہی سے آپ کی شاخ کو پیوند نصیب ہو جائے والسلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ کا عاجز دوست
عبد الکریم سیالکوٹی

حضرت اقدس
اور
ایک ہندو گرو

یکم اگست ۱۹۰۱ء کو بعد مغرب حضرت اقدس کی ملاقات کے لئے ایک ہندو سادھو صاحب جو اپنے طبقہ مین مشہور گرو مین تشریف لائے حضرت اقدس جیسا آپ کا معمول ہے نہایت ملاطفت اور خندہ پیشانی سے پیش آئے اور باتین کرتے رہے آخر مین گرو جی کے ایک ایک سوال پر حضرت نے ایک بے نظیر تقریر فرمائی۔ چونکہ مغرب کا وقت تھا تاریکی کے دفعۃً پھیل جانے کی وجہ سے ہم اس امر پر قادر نہ ہو سکے کہ حسب معمول اسکو نوٹ کرتے۔ لہذا اس ملاقات مین سے کچھ باتین جو حافظہ کے نوٹ بک مین محفوظ ہو گئین انکو قلم بند کر کے اور اپنے محسن و مخدوم حضرت مولٰنا مولوی عبد الکریم سیالکوٹی ایدہ اللہ کی اصلاح سے ناظرین کی روحانی اور ایمانی ترقی کے لئے پیش کرتے ہین پھر ہم اتنا کہے دیتے ہین کہ یہ حضور کی گفتگو کا خلاصہ یا مفہوم ہے جسکو ہمنے الفاظ مین قلم بند کیا ہے

(ایڈیٹر)

(حضرت اقدس) آپ کے ہان جوگ کا طریق سناتن دھرم کے اصول پر ہے یا آریہ سماج کے اصول پر۔

(سادھو) سناتن دھرم کیموافق۔

(حضرت اقدس) آریہ سماج ایک ایسا فرقہ ہے جسمین صرف کہنا ہے کرنا نہین۔

(سادھو) بیشک یہ لوگ گرو کی ضرورت نہین سمجھتے۔ اور یہانتک کہ دیانند کو بھی گرو کی حیثیت سے نہین مانتے کہتے ہین کہ وہ ایک راہ بتا گیا ہے۔ اسپر چلنا چاہئے

(حضرت اقدس) آپ کے جوگ کے لئے بڑی بڑی مشقتین ہین۔

(سادھو) جی ہان۔

(حضرت اقدس) اس مشقت کے بعد کیا کوئی ایسی قوت اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے جس سے اس پریم کا پتہ لگ جاوے جو اس ریاضت کرنے والے کو خدا کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ محبت کا پتہ اور وجود اسوقت تک نہین ملتا جبتک کہ دونون طرف سے کامل محبت کا اظہار نہ ہو ادھر سے محبت کے جوش مین ہر قسم کے دکھ اور تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے طیار ہو اور ادھر سے یعنی پرمیشر کیطرف سے ایسا پرکاش (روشنی یا نور) اس کو ملے کہ وہ عام طور پر لوگون مین متمیز ہو جاوے۔

(سادھو) ہان کچھ بل اور طاقت آہی جاتا ہے۔

(حضرت اقدس) بھلا کوئی ایسی طاقت اور بل کی بات آپ سنائین جو آپ کی سنی ہوئی نہ ہو بلکہ دیکھی ہوئی ہو یعنی آپ کے گرو مین یا ان کے گرو مین۔ کیونکہ بات یہ ہے کہ سنی ہوئی بات کچھ ایسی مؤثر نہین ہوتی خواہ وہ کتنی ہی صحیح کیون نہ ہو۔ قصے کہانی کے ذیل مین سمجھی جاتی ہے جیسے مثلاً کوئی کہے کہ ایک دیش ہے وہان آدمی اڑا کرتے ہین اب ہمکو اس کے ماننے مین ضرور تامل ہو گا کیونکہ ہمنے تو ایسے اڑتے دیکھے ہین اور نہ خود اڑے ہین پس قوت ایمان اور یقین کے بڑھانے کے لئے سنی سنائی باتین فائدہ نہین پہنچاتی ہین بلکہ تازہ بتازہ جو سامنے دیکھی جاوین اور اس سے بھی بڑھکر وہ جو خود انسان کی اپنی حالت پر وارد ہون پس میرے اس سوال سے یہ غرض ہے کہ آپ کوئی ایسی بات بتلائین جو اس ریاضت کرنے والون مین آپ نے دیکھی ہون یا سنی ہون۔

(سادھو) ہان ہمارے جو گرو تھے ان مین بعض بعض باتین ایسی تھین جو دوسرے کے من کی بات بوجھ لیتے تھے اور پھر جو منہ سے کہہ دیتے تھے ہو جاتا تھا۔ اور جو ان کے گرو تھے انہین بھی بہت سی باتین ایسی ہوتی تھین۔ مگر ان کو دیکھا نہین تاہم دیکھنے کے برابر ہے کیونکہ ان کو مرے کوئی اسی برس کے قریب ہوئے اور ان کے دیکھنے والے ابھی موجود ہین +

(حضرت اقدس) آپ نے بھی کوئی ریاضتین کی تھین +

(سادھو) جی ہان مینے بھی کی ہین۔

(حضرت) کیا کیا +

(سادھو) پہلے چلہ کشی کیا کرتے تھے یہانتک کہ آٹھ مہینے کا ایک ہی چلہ تھا۔

(حضرت) اُس مین کیا کھاتے تھے +

(سادھو) پہلے چاولون کا آٹا کھایا کرتے تھے پھر صرف پانی جو پکا کر رکھا ہوا تھا۔ یعنی ایک گاگر کا نصف جب رہجاوے تو وہ رکھ لیا کرتے تھے اور اس مین سے سیر کچا بھر پی لیا کرتے تھے اور اسیوقت پیشاب کر لیا کرتے تھے اور پھر کچھ نہین (ناظرین اس مقام کو یاد رکھین ایک لطیفہ سنائین گے)

(حضرت) کیا اس مین لونا وغیرہ تو نہ ہوتا تھا؟۔

(سادھو) نہین +

حضرت اقدس) پھر کیا اس ریاضت کی حالت مین آپ کو کچھ عجیب وغریب نظارے نظر آئے۔

سادھو) ہان کبھی روشنی نظر آتی تھی جو اندر ہو جاتی تھی اور دور دور سے آتے جاتے آدمی نظر آجاتے تھے۔

اس کے بعد ادھر ادھر کی باتین قصبہ بکیریان کی جہان سادھو صاحب رہتے تھے ہوتی رہین اور کچھ باتین سادھو جی کے ایک چودہ پندرہ سالہ چیلے اور انکی گدی وغیرہ کے متعلق ہوتی رہین اور چند منٹ خاموشی رہی۔ پھر اس مہر سکوت کو سادھو صاحب نے اپنے اس ایک سوال سے توڑا۔

سادھو) کیا آپ پرمیشر کو اکار مانتے ہین یا نراکار۔

(حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اس موقع پر بطور تشریح عرض کیا کہ مورتی کے قابل یا ایسا خدا کہ مورتی کی ضرورت نہ ہو۔)

حضرت اقدس) ہم جس خدا کو مانتے ہین اس کی عبادت اور پرستش کے لیے نہ تو ان مشقتون اور ریاضتون کی ضرورت ہے اور نہ کسی مورتی کی حاجت ہے اور ہمارے مذہب مین خدا تعالے کو حاصل کرنے اور اس کی قدرت نمائیون کے نظارے دیکھنے کے لئے ایسی تکالیف کے برداشت کرنے کی کچھ بھی حاجت نہین بلکہ وہ اپنے سچے پریمی بھگتون کو آسان طریق سے جو ہمنے خود تجربہ کرکے دیکھ لیا ہے بہت جلد ملتا ہے انسان اگر اسکی طرف ایک قدم اٹھاتا ہے تو وہ دو قدم اٹھاتا ہے انسان اگر تیز چلتا ہے تو وہ دوڑ کر اسکے ہردے مین پرکاش کرتا ہے۔

میرے نزدیک مورتی بنانے والون نے خدا تعالے کی اس حکمت اور راز کو نہین سمجھا جو اس نے اپنے آپ کو بظاہر ایک حالت غیب مین رکھا ہے خدا تعالے کا غیب مین ہی ہونا انسان کے لئے تمام تلاش اور جستجو اور کل تحقیقاتون کی راہون کو کھولتا ہے جسقدر علوم اور معارف انسان پر کھلے ہین وہ گو موجود تھے اور ہین لیکن ایک ایک وقت مین وہ غیب مین تھے انسان کی سعی اور کوشش کی قوت نے اپنی چمکار دکھائی اور گوہر مقصود کو پالیا جسطرح پر ایک عاشق صادق ہوتا ہے اس کے محبوب اور معشوق کی غیر حاضری اور آنکھون سے بظاہر دور ہونا اس کی محبت مین کچھ فرق نہین ڈالتا۔ بلکہ وہ ظاہری ہجر اسکے اندر ایک قسم کی سوزش پیدا کرکے اس پریم بھاؤ کو اور بھی ترقی دیتا ہے۔ اسی طرح پر مورتی سے کر خدا کو تلاش کرنے والا کب سچی اور حقیقی محبت کا دعویدار بن سکتا ہے۔ جب کہ مورتی سکے بدون اسکی توجہ کامل طور پر اس پاک اور کامل حسن ہستی کیطرف نہین پڑسکتی۔ انسان اپنی محبت کا خود امتحان کرے اگر اسکو اس سوختہ دل عاشق کیطرح چلتے پھرتے بیٹھتے اٹھتے غرض ہر حالت مین بیداری کی ہو یا خواب کی اسپنے محبوب کا ہی چہرہ نظر آتا ہے اور کامل توجہ اسی طرف ہے تو سمجھ لے کہ واقعی مجھے خدا تعالے سے ایک عشق ہے اور ضرور ضرور خدا تعالے کا پرکاش اور پریم میرے اندر موجود ہے لیکن اگر درمیانی امور اور خارجی بندھن اور رکاوٹین اسکی توجہ کو پھرا سکتی ہین اور ایک لحظہ کے لئے بھی وہ خیال اس کے دل سے نکل سکتا ہے تو مین سچ کہتا ہون کہ وہ خدا تعالے کا عاشق نہین اور اس سے محبت نہین کرتا۔ اور اسی لئے وہ روشنی اور نور جو سچے عاشقون کو ملتا ہے اسے نہین ملتا۔ یہی وہ جگہ ہے جہان آکر اکثر لوگون نے ٹھوکر کھائی ہے اور خدا کا انکار کر بیٹھے ہین۔ نادانون نے اپنی محبت کا امتحان نہین کیا اور اسکا وزن کیے بدون ہی خدا پر بدظن ہو گئے ہین۔ پس میرے خیال مین خدا تعالے کا غیب مین رہنا انسان کی سعادت اور رشد کو ترقی دینے کی خاطر ہے اور اس کی روحانی قوتون کو صاف کرکے جلا دینے کے لئے تاکہ وہ نو اس مین پرکاش ہو ہم جو بار بار اشتہار دیتے ہین اور لوگون کو تجربہ کے لئے بلاتے مین بعض لوگ ہمکو دوکاندار کہتے ہین کوئی کچھ بولتا ہے کوئی کچھ۔ غرض ان بھانت بھانت کی بولیون کو سنکر جو ہر ملک مین جو اس دنیا پر آباد ہے یورپ امریکہ وغیرہ مین اشتہار دیتے ہین اسکی غرض کیا ہے ہماری غرض بجز اس کے اور کچھ نہین تاکہ لوگون کو اس خدا کیطرف رہنمائی کرین۔ جسے ہمنے خود دیکھا ہے۔ سنی سنائی بات اور قصہ کے رنگ مین ہم خدا کو دکھانا نہین چاہتے۔ بلکہ ہم اپنی ذات اور اپنے وجود کو پیش کرکے دنیا کو خدا تعالی کا وجود منوانا چاہتے ہین۔ یہ ایک سیدھی بات ہے۔ خدا تعالے کی طرف جسقدر کوئی قدم اٹھاتا ہے خدا تعالی اس سے زیادہ سرعت اور تیزی کے ساتھ اسکی طرف آتا ہے۔ دنیا مین ہم دیکھتے ہین کہ جب ایک معزز آدمی کا منظور نظر عزیز اور واجب التعظیم سمجھا جاتا ہے تو کیا خدا تعالے کا تقرب حاصل کرنے والا اپنے اندر ان نشانات مین سے کچھ بھی حصہ نہ لیگا جو خدا تعالے کی قدرتون اور بے انتہا طاقتون کا نمونہ ہوں۔

یہ یاد رکھو کہ خدا تعالے کی غیرت کبھی تقاضا نہین کرتی کہ اسکو ایسی حالت مین چھوڑے کہ وہ ذلیل ہوکر پیسا جاوے نہین بلکہ جیسے وہ خود وحدہ لاشریک ہے وہ اپنے اس بندہ کو بھی ایک فرد اور وحدہ لاشریک بنا دیتا ہے۔ دنیا کے تختہ پر کوئی انسان اس کا مقابلہ نہین کرسکتا ہر طرف سے اسپر حملے ہوتے ہین اور ہر حملہ کرنے والا اس کی طاقت کے اندازہ سے بیخبر ہوکر جانتا ہے کہ مین اسکو تباہ کرڈالون گا لیکن آخر اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا بچ نکلنا انسانی طاقت سے باہر کسی قوت کا کام ہے۔ کیونکہ اگر اسے پہلے سے یہ علم ہوتا تو وہ حملہ بھی نہ کرتا پس وہ لوگ جو خدا تعالے کے حضور ایک تقرب حاصل کرتے ہین اور دنیا مین اسکے وجود اور ہستی پر ایک نشان ہوتے ہین بظاہر اس قسم کے ہوتے ہین کہ ہر ایک مخالف اپنے خیال مین یہ سمجھتا ہے کہ میرے مقابلہ مین یہ بچ نہین سکتا۔ کیونکہ ہر قسم کی سعی اور کوشش کے نتائج اسے یہین تک پہنچاتے ہین لیکن جب وہ اس زد مین سے ایک عزت اور احترام کے ساتھ اور سلامتی

سے نکلتا تھا تو ایک دم کے لیئے تو آدمی حیران ہونا پڑتا ہے کہ اگر انسانی طاقت کا ہی کام تھا تو اُس کا بچنا محال تھا لیکن اب اس کا صحیح سلامت رہنا انسان نہین بلکہ خدا کا کام ہے - پس اس سے معلوم ہوا کہ مقربان بارگاہ الٰہی پر جو مخالفانہ حملے ہوتے ہین وہ کیون ہوتے ہین معرفت اور گیان کے کوچہ سے بیخبر لوگ ایسی مخالفتون کو ایک ذلت سمجھتے ہین مگر ان کو کیا خبر ہوتی ہے کہ اُس ذلت مین ان کے لیئے ایک عزت اور امتیاز نکلتا ہے جو اللہ تعالےٰ کے وجود اور ہستی پر ایک نشان ہوتا ہے - اسی لئے یہ وجود آیات اللہ کہلاتے ہین -

غرض ہم جو اشتہار دے دیکر لوگون کو بلاتے ہین تو ہماری یہی آرزو ہے کہ ان کو اُس خدا کا پتہ دین جسے ہمنے پایا اور دیکھا ہے اور وہ اقرب راہ بتلائین جس سے انسان جلد باخدا ہو جاتا ہے پس ہمارے خیال مین قصہ کہانی سے کوئی معرفت اور گیان ترقی نہین پا سکتا جب تک کہ خود عملی حالت سے انسان نہ دیکھے - اور یہ بدون اس راہ کے جو ہماری راہ ہے میسر نہین اور اس راہ کے لئے ایسی صعوبتون اور مشقتون کی ضرورت نہین یہان دل بکار ہے خدا تعالی کی نگاہ دل پر پڑتی ہے - اور جس دل مین محبت اور عشق ہو اسکو مورتی سے کیا غرض؟

مورتی پوجا سے انسان کبھی صحیح اور یقینی نتائج پر پہنچ نہین سکتا -

خدا تعالےٰ کی نگاہ انسان کے دل کے ایک نقطہ پر ہوتی ہے جسکو وہ دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسکی خاطر وہ خوشی دل سے ہر صعوبت و مکروہ کو برداشت کرلیگا - یہ ضرور نہین کہ کوئی بڑی بڑی مشقتین کرے اور دائم حاضر باش رہے ہم دیکھتے ہین کہ خاکروب ہمارے مکان مین آکر بڑی تکلیف اُٹھاتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہے ہمارا ایک بڑا معزز مخلص دوست وہ کام نہین کر سکتا تو کیا ہم اپنے وفادار احباب کو بقدر سمجھین اور خاکروب کو معزز و مکرم خیال کرین - بعض ہمارے ایسے بھی احباب ہین جو مدتون کے بعد تشریف لاتے ہین اور اُنھین ہر وقت ہمارے پاس بیٹھنا میسر نہین آتا - مگر ہم خوب جانتے ہین کہ ان کے دلون کی بناوٹ ایسی ہے اور وہ اخلاص و مودت سے ایسی خمیر کئے گئے ہین کہ ایک وقت ہمارے بڑے بڑے کام آسکتے ہین - نظام قدرت مین بھی ہم ایسا ہی دیکھتے ہین کہ جتنا شرف بڑھ جاتا ہے محنت اور کام ہلکا ہو جاتا ہے ایک مذکوری کو دیکھلو انبار پروانون کا اُسے دیا جاتا ہے اور ایک ہفتہ کے اندر حکم ہے کہ تعمیل کرکے حاضر ہو برسات ہو دھوپ ہو جاڑا ہو دیہات کے رستے خراب ہون کوئی عذر سنا نہین جاتا اور تنخواہ پوچھو تو پانچ روپے - اور حکام بالادست کا معاملہ اس کے بالکل بر خلاف ہے - اس قانون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا قانون بھی اپنے برگزیدون سے ایسا ہی ہے - خطرناک ریاضتین کرنا اور اعضا اور قوی کو مجاہدات مین بیکار کر دینا محض نکمی بات اور لا حاصل ہے - اسی لئے ہمارے ہادی کامل علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا

لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ

یعنی جب انسان کو صفت اسلام (گردن نہادن بر حکم خدا و موافقت تامہ بمقادیر الٰہیہ) میسر آجائے تو پھر رہبانیت یعنی ایسی مجاہدات اور ریاضتون کی کوئی ضرورت نہین -

اس کے بعد سادھو صاحب تشریف لے گئے اور کھانا رکھا گیا - حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے رہبانیت کو نہین رکھا - اس لئے کہ وہ معرفت تامہ کا ذریعہ نہین ہے -

لطیفہ

سادھو صاحب نے اپنے تپ کے اندر خوراک کا ذکر کرتے ہوئے پانی کا ذکر فرمایا ہے کہ ان ایام مین ان کی وہی غذا تھی اسپر حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب نے ایک لطیفہ بیان فرمایا ہے کہ ان سے ایک تجربہ کار نے کہا کہ اگر بہت سا پانی پکایا جاوے یہانتک کہ پیالہ رہ جاوے تو بہت مقوی ہوتا ہے کیونکہ وہ در اصل پانی نہین ہوتا بلکہ ان کیڑون کی جو پانی مین ہوتے ہین یخنی ہوتی ہے -

چہ خوش کہان گوشت کھانا منع اور کہان آبی کیڑون کی یخنی - ہمارے خیال مین گوشت کا چسکا اجازت نہین دیتا کہ ہڈی بھی چھوڑی جاوے اس لئے کیڑون کے کل وجود کا ست لذیذ اور خوشگوار معلوم دیتا ہے اور جوگ ابھیاس کی منزلون مین اس کی خوراک کا جواز احسن قرار دیا ہے -

(ایڈیٹر)

مکتوب امام آخر الزمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی

مشفقی مکرمی حضرت میر عباس علی شاہ صاحب زاد عنایتہ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ بعد ہذا دو قطعہ ہنڈوی عہ پہنچ گئے جزاکم اللہ خیرا - امور خمسہ کی بابت جو آپ نے حسب الارشاد منشی احمد جان صاحب تاکید لکھی ہے مناسب ہے کہ آپ بعد سلام مسنون منشی صاحب مخدوم کی خدمت اس عاجز کیطرف سے عرض کر دین کہ حتی الوسع آپ کے فرمودہ پر تعمیل ہوگی اور آپ کو خدا جزائے خیر بخشے یہ بھی گذارش کیجاتی ہے کہ حصہ سوم کتاب براہین احمدیہ مین جو دس و سوسون کا بیان ہے وہ آریہ سماج والون کے متعلق نہین آریہ سماج ایک اور فرقہ ہے جو وید کو خدا کا کلام جانتے ہین اور دوسری کتابون کو نعوذ باللہ انسانون کا اختراع سمجھتے ہین اس فرقہ کے رد کرنے کے لئے کتاب براہین احمدیہ مین دوسرا مقام ہے لیکن دس وساوس جو حصہ سوم مین لکھے گئے ہین وہ برہمو سماج والون کا رد ہے - یہ ایک اور فرقہ ہے جو کلکتہ اور ہندوستان کے

اکثر مقامات مین پھیلا ہوا ہے اور لاہور مین بھی موجود ہے یہ لوگ کتب الہامیہ کا انکار کرتے ہین اگرچہ ہندو ہین مگر وید کو نہین مانتے نہ اس کی تعلیم کو عمدہ سمجھتے ہین یہ لوگ آریہ سماج والون کی نسبت بہت ذی علم اور دانا ہوتے ہین اور کئی اصول ان کے اسلام سے ملتے ہین مثلاً یہ تناسخ کے قائل نہین ہین بت پرستی کو برا سمجھتے ہین - خدا کو صاحب اولاد اور متولد ہونے سے پاک سمجھتے ہین مگر کتب الہامیہ کے منکر ہین اور الہام صرف ایسی باتونکا نام رکھتے ہین جنکو انسان خود اپنی عقل یا فکر کے ذریعہ سے پیدا کرے یا معمولی طور پر اس کے دل مین گند جائین اور انبیاء کی متابعت کو ضروری نہین سمجھتے اور صرف عقل کو کافی قرار دیتے ہین الہام ربانی سے انکار کرنا انکا ایک مشہور اصول ہے جیسا رسالہ برادر ہند مین جو پنڈت شیو نراین کی طرف سے شائع ہوتا تھا چھپتا رہا ہے چونکہ ہندوستان مین ان کی جماعت بہت پھیل گئی ہے اور ان کے وساوس کا ضرر نو تعلیم یافتہ لوگون کو بہت پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے اسلئے ضرور تھا کہ ان کا رد لکھا جاوے اور انکا کتب الہامیہ سے انکار کرنا ایسا جزو مذہب ہے جیسا کہ ہمارے یہان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار اصل مذہب ہے -

غرض آریہ سماج ایک الگ فرقہ ہے جو بہت ذلیل اور ناکارہ خیال رکھتا ہے اور وہ عقل کے پابند نہین بلکہ صرف وید پر چلتے ہین اور بہت سے واہیات اور مزخرفات کے قائل ہین مگر برہمو سماج کا فرقہ دلائل عقلیہ پر چلتا ہے اور اپنی عقل ناتمام کیوجہ سے کتب الہامیہ سے منکر ہے چونکہ انسان کا خاصہ ہے کہ معقولات سے زیادہ اور جلد تر متاثر ہوتا ہے اس لئے اطفال مدارس اور بہت سے نو تعلیم یافتہ ان کی سوفسطائی تقریرون سے متاثر ہو گئے اور **سید احمد خان** بھی انھین کی ایک شاخ ہے اور انھین کی صحبتون سے متاثر ہے پس ان کے زہرناک وساوس کی بیخکنی کرنا از حد ضرور تھا - لاہور کے برہمو سماج نے پرچہ رفاہ مین بہ نیت رد حصہ سوم لکھنا بھی شروع کیا ہے مگر حق محض کے آگے ان کی کوششین ضائع ہین عنقریب خدا انکو ذلیل اور رسوا کرے گا اور اپنے دین کی عظمت اور صداقت ظاہر کردیگا

منشی احمد جان صاحب نے جو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تعریف مین مبالغہ نہو اسکا مطلب اس عاجز کو معلوم نہین ہوا اس کتاب مین تعریف قرآن شریف اور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے سو وہ دونو دریا سے بے انتہا ہین اگر تمام دنیا کے عاقل اور فاضل انکی تعریف کرین تب بھی حق تعریف کا ادا نہین ہو سکتا چہ جائیکہ مبالغہ تک نوبت پہنچے - ہان الہامی عبارت مین کہ جو اس عاجز پر خداوند کریم کی طرف سے القا ہوئے کچھ کچھ تعریفین ایسی لکھی ہین کہ بظاہر اس عاجز کیطرف منسوب ہوتے ہین مگر حقیقت مین وہ سب تعریفین حضرت خاتم الانبیاء کی ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی وقت تک کوئی دوسرا انکی طرف منسوب ہو سکتا ہے کہ جب تک اس نبی کریم کی متابعت کرے اور جب متابعت سے ایک ذرہ منہ پھیرے تو پھر تحت الثریٰ مین گر جاتا ہے ان الہامی عبارتون مین خداوند کریم کا یہی منشا ہے کہ تا اپنے نبی اور اپنی کتاب کی عظمت ظاہر کرے -

۸ نومبر ۱۸۸۲ء مطابق ۲۶ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ

فلسفہ مذہب

یہ کہتے ہین دانائے اسرار نیچر
کہ ہو ایک سے دوسرا جلوہ گستر
ہے پانی سے مٹی تو مٹی سے پتھر
ہون پانی بخارات ارضی نکل کر
رگڑ سے ہوئی آگ عالم مین پیدا
ہے اسٹیم مین اسکی طاقت ہویدا
اسی طرح چلتے چلے جاؤ اوپر
ملین گے پتے تمکو ایسے ہی اکثر
مگر دور پہنچو گے جب یان سے چلکر
تو ہو جائے گی عقل حیران و ششدر
نہ نکلوگا وان کام عقل بشر سے
نہ سمجھوگے اسکو نہ دیکھو نظر سے
خدا نے کئے ہین عناصر جو پیدا
ہین ترکیب اجسام کے چند اجزا
اگر ہم بنا ئین کوئی ان سے پتلا
بنے گا نہ ہم سے کوئی ایک بھنگا
بس اب جان لو یہ کہ صنعت ہے کسکی
بشر جس سے عاجز وہ حکمت ہے کسکی
اگر آپ سے آپ ہم بن بھی جاتے
عناصر سے اجسام ترکیب پاتے
مگر یہ حواس و خرد کیسے آتے
جو یون مغز سر اور دلین سماتے
بتاؤ یہ ادراک کس نے دیا ہے
شناسائے عالم یہ کس نے کیا ہے
خدا ہے وہی عقل مین جو نہ آئے
اسی کی ہے طاقت جو سب مین سمائے
اسی نے ہین یہ چاند سورج بنائے
اسی نے ہین یہ غنچہ و گل کھلائے
اسی نے یہ اجسام کو روح دی ہے
اسی سے یہ ارواح مین آگہی ہے
جو ہے نفس ناطق ہمارا تمھارا
جسے روح کہتے ہین عالم مین دانا
جو ہے سب حقایق کا ادراک کرتا
سمجھتا ہے جو خوب اپنا پرایا
توسل وہ رکھتا ہے قرب خدا سے
مدارج ہین حاصل اسے کبریا سے
ہے ادراک خالق سے لاچار دنیا
سے مافوق عقل بشر ذات والا
سنا ہے کب ہی خبر دار دریا
نہ جانے کوئی ذرہ تعریف صحرا
خبر آگ کو کیا وہ آئی کہان سے
ہوا کو خبر کیا چلی وہ جہان سے
جمادات کیا ہین یہی خاک پتھر
ہون الماس و یاقوت یا لعل احمر
ہو چاندی کہ سونا ہو مٹی کہ کنکر
موثر ہے ان سب مین ترکیب نیچر
حرارت برودت رطوبت یبوست
بنائے انھین حسب فرمان قدرت
مری آنکھ نے دیکھ بندہ خدا کے
بتون مین جو آئین نظر اس کے جلوے
نشان ذرہ ذرہ مین اس کے ہین ملتے
جدا سب کی صورت جدا سب کے سانچے

(38)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرہم عیسیٰ یا مرہم رسل یا مرہم حوارین

یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہی جو زخمون اور جراحتون اور نیز زخمون کے نشان معدوم کرنیکے لئے نہایت نافع ہے

یہ وہ مرہم ہے جو واقع صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے یعنی اُن کے صلیبی زخمون کے واسطے بنائی گئی تھی۔ جب کہ حضرت مسیح صلیب کے بعد حواریون کو ملے اور اپنے وہ زخم اُن کو دکھائے جو صلیب پر کھینچنے سے آپ کے ہاتھون اور پیرونمین لوہے کے کیل ٹھونکنے سے لگ گئے تھے تو حضرت مسیح کے ان چوٹون اور زخمون کے لئے یہ مرہم طیار ہوئی۔

جو برابر چالیس روز تک حضرت عیسےٰ کے صلیبی زخمون پر لگتی رہی اور اسی سے خداتعالیٰ نے آپکو شفا بخشی۔

اور اس مرہم کا اس تواتر سے طبی کتابون مین ذکر ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی ڈاکٹر اور کیا یہودی مجوسی طبیب اور کیا اطباء اسلام سب نے اس مرہم کو اپنی اپنی کتابون مین لکھا ہے اور سب نے اس مرہم کے بارہ مین یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے حواریون نے اسکو بنایا تھا چنانچہ ہزار کتاب سے زیادہ مین اس مرہم عیسےٰ کا ذکر مع وجہ تسمیہ درج ہے اور اس کے عجیب و غریب فوائد کی سب نے شہادت دی ہے اور اس کی اکسیر تاثیر کو تمام طبیبون نے تسلیم کیا ہے غرض اس مرہم کی تعریف مین اسیقدر لکھنا کافی ہے کہ

حضرت مسیح تو بیمارون کو اچھا کرتے تھے مگر اس مرہم نے حضرت مسیح ؑ کو اچھا کیا

یہ مرہم تمام قسم کے زخمون کے لئے نہایت پر تاثیر دوا ہی

اس کے لگانیکے ساتھ ہی زخم کی اصلاح شروع ہو جاتی ہی اور پھر زخم مندمل ہو جاتے ہین مندرجہ ذیل امراض کیلئے جس قدر مرہم اور مالش کے تیل آجکل رائج ہین سب سے بہتر اور زود اثر مفید ہے نہایت احتیاط سے اصل اجزا کو مہیا کر کے اس مرہم کو طیار کیا جاتا ہی۔ طاعون

سرطان کی زخم۔ خنازیر کے گہاو۔ گلٹیان۔ چوٹون کی زخم پھنسی پھوڑی۔ گنج۔ خارش تلی کے ورم۔ اور طرح طرح کی جلدی بیماریان۔ ہر قسم کے ناسور پرانے گندی زخم بواسیر کے درد ہاتھون کا سردی کیوجہ سے پھٹ جانا کان سے ریم کا بہنا۔ جانورونکا کاٹ لینا۔ جلجاتا ہے رات کی خطرناک بیماریاں سرطان زخم وغیرہ وغیرہ

قیمت فی ڈبیہ ۱۲/

کارخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین لاہور

بھاٹی دروازہ سے طلب کرو۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا ٹیل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرکا سعید سرمہ اعلی قسم فی تولہ ؏ خالص ممیرہ فی ماشہ ﷲ ۵ مصری سرمہ فی تولہ ؏ خرچ ڈاک ذمہ خریدار در خواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہئے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱ مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتاہون کہ ممیرےکا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموما آنکھہ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے - اس لئے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتاہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرےکا سرمہ ضروری ہے - راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - بی - ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی -

۲ مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتاہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مینے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۱۰ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکو نپین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین انمین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دہاگا بھی نہین پروسکتی تھی - اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورسے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

۳ مین نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین - استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطہ جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتاہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے -

راقم ڈاکٹر پرجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

۴ مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتاہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا - میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا - جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء مین جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ہے ہر ذرہ سوچ سمجھیں اگر
کوئی ایک ذرہ تو ایسا بنا دے
جمادات میں ہر شجر کے ہے لب پر
کہ خالق مرا ہے خداوند اکبر
ہے ہر نخل خالق کی قدرت کا دفتر
ہے ہر برگ میں صنعت خاص مضمر
کریں جذب اجسام میں حسب عادت
حرارت برودت رطوبت یبوست
کھڑا ہے وہ دیکھو جو نخل تناور
وہ چھوٹے سے اس بیج سے ہے سراسر
یہ صنعت ہے کسکی کرو غور دم بھر
کہ اس بیج میں آگیا وہ سمٹ کر
ذرا بڑ کو تم بیج میں بڑ کے دیکھو
اثر سے پتے میں تم جڑ کے دیکھو
درختوں سے زیادہ کا کام دیکھو
توالد کا ان کے سرانجام دیکھو
کہیں نطفہ و شکل ارحام دیکھو
کہیں خاص قدرت کہیں عام دیکھو
کرو غور سن بہائی میں ان کے
بڑھاپے لڑکپن جوانی میں ان کے
کہیں مادہ سے نر ملاتا ہے جوڑا
رہے رحم میں نطفہ مادہ کے نر کا
کہیں رحم میں نطفہ لیجائے کیڑا
ہوا سے کہیں اڑ کے پہونچے وہ نطفا
بتاؤ تو یہ کارسازی ہے کس کی
زمانہ میں یہ پاکبازی ہے کس کی
کہیں تخم بوئے سے اوگے زمین پر
کہیں بیل پھیلے درختوں پہ جاکر
کہیں ہووے شاخ قلم بار آور
کہیں شاخ پیوند ہو سایہ گستر
بدن میں جو انسان کے ترکیب دیکھو
شجر میں وہی حسن ترتیب دیکھو
نباتات کے بعد حیوان کو دیکھو
بناوٹ میں ترکیب انسان کو دیکھو
ہرن اور شیر نیستان کو دیکھو
نگر اور ماہی و سرطان کو دیکھو
طیور و وحوش اور سباع و بہائم
چرند و پرند و عزایم غنایم
عیاں سب سے ہے صنعت حق کی قدرت
کہو تم خدایا لکھو اس کو فطرت
ہے ہر شے میں اس کی نمود اور صنعت
ہے ہر ذرہ اس کی خدائی پہ حجت

وہ صانع وہ خالق وہ مالک ہے سبکا
اسی سے عیاں جلوہ ہے روز و شب کا
جہاں آئینہ ہم میں تصویر اس میں
خدا کی ہے صنعت سے تنویر اس میں
ہزاروں صنائع میں تحریر اس میں
ہے جلوہ فزا رنگ تقدیر اس میں
مٹے شکل یا اس کا آئینہ ٹوٹے
مصور کا اس سے تعلق نہ چھوٹے
یہ فوٹوگراف اور یہ تار برقی
جو ہیں معجزات کمالات علمی
یہ ساری کلیں جو ہیں نازش ترقی
ہوں منسوب اس سے ہیں ایجاد جسکی
جو موجد ہیں اس کے وہی حق نما ہیں
جدا جو ہوں ان سے وہ حق سے جدا ہیں
سبے آواز کی چال تم سب نے دیکھی
ہوا کی ہے رفتار چلنے میں آندھی
چراغ اور سورج کی ہے چال برقی
گرج کی صدا سے ہے چلے جب کہ بجلی
گر کتنے سیارے پاؤ گے ایسے
جو بجلی سے ہیں سیکڑوں درجہ آگے
مگر ہمکو دی ہے خدا نے وہ طاقت
ملی ہے نفوس بشر کو وہ قدرت
جو سب سے زیادہ ہے سرگرم سرعت
ہے دل کے خزانہ میں یہ سب امانت
ادھر ہمنے سوچا ادھر ہمنے پایا
تصور خدا تک گیا اور آیا
ثنا اللہ پوری سے جو تم نے برادر
کرو اس کے مطلب کو تم یاد از بر
خدا نے کیا سب کو پیدا برابر
وہ ہے ایک مذہب میں ہے پاک و برتر
خدا کو ہر اک حال میں یاد رکھنا
مرے جان مری روح کو شاد رکھنا

نکاح

ہفتہ زیر اشاعت میں ہمارے مکرم حکیم فضل الدین صاحب بھیروی کا مولوی بہار الدین صاحب احمد آبادی کی دختر نیک اختر سے نکاح ہوا بعد نماز مغرب مجلس نکاح منعقد ہوئی۔ حضرت اقدس مع جمیع احباب و خدام تشریف فرما تھے مولوی نور الدین صاحب نے نہایت موثر مگر مختصر خطبہ نکاح پڑھا اور آخر میں یہ کہکر ختم کیا کہ حکیم صاحب بعض قرآن کریم کے بیان کردہ احکام کی اشاعت سے [illegible] واقف ہیں اس لئے خطبہ کو طول نہ دیا [illegible] بعد میں حضرت اقدس نے نکاح کو مبارک [illegible] دعا مانگی۔ دوسرے دن حکیم صاحب نے موجودہ احباب و طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام کو دعوت ولیمہ دی ...... اس سے پیشتر حکیم صاحب موصوف دو بیویاں اور بھی ہیں ہماری دلی آرزو ہے جس غرض کے لئے یہ نکاح کیا گیا ہے خدا اس میں برکت دے اور اولاد صالح عطا فرماوے — آمین فقط

لاہوری ملہم پارٹی اور ہماری حضرا ایدہ اللہ

من از آن حسن روز افزون کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردہ عصمت برون آرد زلیخا را

ہمارے معزز ناظرین لاہوری ملہم کے نام سے الحکم کے کالموں میں مختلف نمبروں میں حضرت اقدس کے کسی مخالف کا ذکر پڑھ چکے ہیں اور بایں وجہ کہ انہوں نے مخالفت میں الہامی رنگ اور دعوی رکھا تھا اور رکھا ہے ناظرین کو ان کے متعلق چند ضروری امور اور کوائف کو معلوم کرنے کی بڑی آرزو ہے اول ہی اول جبکہ مولوی عبد الکریم صاحب کے سرکلر لیٹر میں یہ نام آیا تو خود مولانا کو اور ہمکو بہت سے خطوط حالات مزید کے معلوم کرنیکے لئے پہنچے لیکن نہ تو مولانا ممدوح کا اور نہ ہم بعض ضروری مصالح دین کی خاطر ان خطوط پر توجہ کر سکے لیکن الحکم کا نمبر زیر اشاعت ہمارے محسن و مخدوم مولوی نور الدین صاحب کا ایک پردہ بر انداز خط لیکر شائع ہوتا ہے اور آیندہ اس سلسلہ کے جاری رہنے کی امید کیجاتی ہے اصلی ناظرین کو لاہوری ملہم اور انکی پارٹی کے متعلق انٹروڈیوس کرا دینا ضروری ہے۔ لاہوری ملہم صاحب کا نام الہی بخش ہے جو محکمہ نہر میں اکونٹنٹ ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا جب آپ قادیان بھی شریف لائے تھے اور انکی اصلاح کے لئے ضرورۃ الامام گرانقدر رسالہ کی ضرورت پڑی۔ منشی صاحب نے ... کہا کہ مجھے حضرت مرزا صاحب کے خلاف الہام ہوئے ہیں اسپر حضرت اقدس نے صرف اسلام کی حالت پر اور بنی نوع انسان پر رحم کر کے یہ مناسب سمجھا کہ چونکہ یہ امر ایک سخت حربہ اسلام اور نفس الہام پر ہے مناسب سمجھا کہ ان لوگوں کے مخالف الہام جمع کر کے توجہ کی جاوے تاکہ کوئی فیصلہ ناطق ہو جاوے کیونکہ اس سے لوگ دبدہا میں پڑیں گے کہ جبکہ خدا ہی کی طرف سے الہام ہوتے ہیں تو متضاد الہام کے کیا معنے۔ غرض اس بنا پر خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہوا جو درج اخبار ہوگا۔ مگر لاہوری ملہم صاحب اتنے ایکیلے بھی نہیں ہیں آپ کی پارٹی میں تین اور صاحب ہیں جنمیں سے منشی عبد الحق صاحب پنشنر اکونٹنٹ آپ کے الہامات کے مفسر ہیں اور سید فتح علی شاہ صاحب خان بہادر ڈپٹی کلکٹر اور حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر آپ کے پرانے رفیق ہیں غرض یہ چار آدمیوں کی پارٹی ہے بر سر دست اتنا ہی کہدینا کافی ہے اور حضرت اقدس کے خطوط اور مولوی نور الدین صاحب کے باقی خطوط جب درج ہونگے ان کے ساتھ ساتھ مختصر طور پر ضروری کوائف بتلاتے چلیں گے منشی صاحب کے طرز عمل سے ہرچند پایا جاتا تھا کہ انکی مخالفت کا سلسلہ ایک خاموشی کے عالم میں رہیگا بلکہ سنا گیا ہے کہ ملہم پارٹی منشی الہی بخش کے اس رسالہ کے مضمون کا جو حضرت کی مخالفت میں لکھا گیا مخفی رہنا بھی ایک اعجاز سمجھتی ہیں مگر خدا تعالیٰ کو جو مخرج ما کنتم تکتمون ہے یہ کب پسند تھا آخر اس خط نے جو ذیل میں شائع ہوتا ہے پردہ اٹھا دیا۔ اور یہ پہلی مرتبہ ہے کہ ہمارے لاہوری ملہم اصل نام کے ساتھ اخباری دنیا میں آتے ہیں اور وہ خط یہ ہے۔